41709 ـ كيا حج سے قبل استخارہ كرے ؟

سوال

كيا حج كا سفر كرنے والے كے ليے استخارہ كرنا مستحب ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے استخارہ كے متعلق وارد شدہ حديث انسان كے ہر اس اہم كام كو شامل ہے جس كے متعلق اسے علم نہ ہو كہ آيا اس كا كرنا بہتر ہے يا نہ كرنا، تو وہ اس ميں اللہ تعالى سے استخارہ كرتا ہے، ليكن يہ حديث انسان پر فرض كردہ امور كو شامل نہيں، كيونكہ مطلوبہ امور كو بغير كسى تردد كے ساتھ انجام دينے ميں ہى خير و بھلائى ہے.

تو اس بنا پر اگر انسان پر حج فرض ہو جاتا ہے اور اس كے فرض ہونے كى تمام شروط مكمل ہو جائيں تو اسے بغير كسى استخارہ كے حج كرنا چاہيے جيسا كہ مثلا جب ظہر كى اذان ہو جائے تو اس پر بغير استخارہ كے نماز ادا كرنا واجب ہے، اور اسى طرح جب اس پر جہاد فرض ہو جائے تو وہ فرض عين ہو جائے تو اس كو بغير استخارہ كيے ہى جہاد كرنا ہو گا.

ليكن اگر كوئى چيز مشروع ہو اور اس پر واجب نہ ہو تو اس ميں استخارہ كرنا ممكن، دوسرے معنى ميں اس طرح كہ: مشروع كردہ امور ايك دوسرے سے افضل ہوتے ہيں، بعض اوقات انسان نفلى عمرہ كرنا چاہتا ہے يا پھر نفلى حج كا ارادہ كرتا ہے، ليكن وہ يہ نہيں جانتا كہ اس كے ليے حج كرنا افضل ہے يا پھر اپنے ملك ميں رہ كر دعوتى كام سرانجام دينا، اور مسلمانوں كى راہنمائى كرنا، اور اپنے گھريلو معاملات كو نپٹانا افضل ہيں؟

تو اس ميں وہ اللہ سبحانہ وتعالى سے استخارہ كر لے، يہ اس ليے نہيں كہ اسے عمرہ كى فضيلت ميں كوئى شك ہے، ليكن اس ليے كہ اسے يہ شك ہوا ہے كہ اس كا عمرہ پر جانا افضل ہے يا اپنے ملك ميں رہنا افضل ہے ؟ اور ايسا ہو سكتا ہے، اور اس ميں استخارہ كرنا ممكن ہے.

لہذا جو شخص استخارہ والى حديث اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ پر غور كرتا ہے تو اسے يہ معلوم ہو گا كہ استخارہ ان امور ميں مشروع ہے جن ميں انسان كو تردد ہو، ليكن جن امور ميں اسے كوئى تردد نہيں ان ميں

استخارہ نہیں ہے.

اور جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ: واجب کردہ امور میں تردد کا احتمال نہیں، اور نہ ہی انہیں سرانجام دینے میں کوئی شك ہو سکتا ہے، کیونکہ جس پر اس کام کے کام واجب ہونے کی شروط مکمل ہونے کی بنا پر وہ عمل واجب ہو چکا ہو اس کے لیے وہ کام سرانجام دینا واجب ہے" انتہی .